حضرت ابراہیم علیہ السلام اور شرک

ebooks.i360.pk

تحریر:

محمد نعیم خان

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور شرک

ہمارے مفسرین یہ بات بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ستارے ، چاند اور سورج کو دیکھ کر ان کو اپنا رب ماننا لیکن جب وہ غروب ہو گے تو پھر اس سے انکار کردیا . قرآن کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انبیا شروع سے شرک سے پاک ہوتے ہیں اور ان کی فطرت صحیح ہوتی ہے۔ وحی ملنے سے پہلے بھی قانون فطرت کا مطالعہ ان کو حق کی طرف لے جاتا ہے،ان کی عقل ٹھوکر نہیں کھاتی اور ان کی فکر ان کو صحیح مقام تک پہنچاتی ہے .

اس ہی بات کا ذکر اللہ حضرت ابراہیم کے متعلق سورہ ال عمران کی آیت ٦٧ میں کرتا ہے . اللہ کا ارشاد ہے .

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٦٧﴾

ابراہیمؑ نہ یہودی تھا نہ عیسائی، بلکہ وہ ایک مسلم یکسو تھا اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا (٦٧)

ایک دفعہ پھر تکرار کے ساتھ اس ہی سورہ ال عمران کی آیت ۹۵ میں اللہ نے حضرت ابراہیم کو شرک سے پاک ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا کیا کہ کبھی انہونے شرک نہیں کیا تھا .

قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ۗ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٥﴾

فرما دیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے، سو تم ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کرو جو ہر باطل سے منہ موڑ کر صرف اللہ کے ہوگئے تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے، (۹۵)

اس تمہید کے بعد غور کرتے ہیں کہ جو بات ہمارے مفسرین بیان کرتے ہیں کیا وہ درست ہے .

اس واقعہ کا ذکر سورہ انعام کی آیات ۷۴ سے ۸۳ میں بیان ہوا ہے.

اس سورہ کی آیت ۷۴ میں حضرت ابراہیم بتوں کی پوجا سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں .

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٧٤﴾

اور (یاد کیجئے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر (جو حقیقت میں چچا تھا محاورۂ عرب میں اسے باپ کہا گیا ہے) سے کہا: کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو صریح گمراہی میں (مبتلا) دیکھتا ہوں، (۷۴)

اس کے بات آیت ۷۵ پر غور کریں .

وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾

ابراہیمؑ کو ہم اِسی طرح زمین اور آسمانوں کا نظام سلطنت دکھاتے تھے اور اس لیے دکھاتے تھے کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے (۷۵)

یہاں لفظ نُرِي استعمال ہوا ہے جو ر ا ی کے مادہ سے بنے والا لفظ ہے صاحب محیط نے کہا ہے کہ اس کے معنی دل سے دیکھنے اور غور کرنے کو کہتے ہیں . یہ آنکھوں دیکھنے کے معنوں میں بھی آتا ہے .

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ، انبیا شروع سے شرک جیسے گناہ سے پاک ہوتے ہیں . ان کی فطرت صحیح ہوتی ہے . اس لیے جیسے بت پرستی کی حقیقت اللہ نے ان پر واضح کر دی تھی بلکل ویسے ہی یہ بات بھی سکھا دی کہ یہ اجرام فلکی خود اپنے پیدا کرنے والے کے قوانین میں بندھے ہوے ہوتے ہیں . اس لیے آیت ۷۵ میں حضرت ابراہیم پہلے ہی یقین کرنے والوں میں شامل تھے . اس لیے اس یقین پر ہونے کے بعد حضرت ابراہیم کا یہ کہنا کہ یہ ستارہ ، چاند یا سورج ،میرا رب ہے عجیب سی بات ہے جبکہ حضرت ابراہیم ان کے شرک پر تعجب کا اظہار بھی کرتے ہیں . پھر اس کے بعد ستاروں ، چاند اور سورج کو خدا بنانا بہت تعجب کی بات ہے اور قرآن اس کی تائید نہیں کرتا.

یہ مکالمہ حضرت ابراہیم اور ان کی قوم کے درمیان ہے .

اس کے بعد کی تین آیات ۷۶ سے لے کر ۷۸ تک میں حضرت ابراہیم کا کا یہ کہنا کہ یہ میرا رب ہے ، استفہام انکاری کہلاتا ہے . ان آیات میں حضرت ابراہیم اقرار نہیں بلکہ انکار کر رہے ہیں . یہ بلکل ایسا ہے کہ حضرت ابراہیم کہہ رہے ہیں کہ "کیا یہ میرا رب ہے ؟ یہ میرا رب نہیں ہو سکتا۔

اس کی کچھ مثالیں قرآن سے .

یہ بلکل ایسے ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ فرعون سے کہتے ہیں جب فرعون ان کو اپنے احسان جتاتا ہے .

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٢﴾

مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے؟ جسے تو جتا رہا ہے جبکہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے (۲۲)

دوسری مثال ،

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾

اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، انہوں نے عرض کیا: کیا تُو زمین میں کسی ایسے شخص کو (نائب) بنائے گا جو اس میں فساد انگیزی کرے گا اور خونریزی کرے گا؟ حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہمہ وقت) پاکیزگی بیان کرتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، (۳۰)

ان مثالوں کے بعد اب ان آیات کا مطالعہ کریں تو بات آسانی سے سمجھ آجاتی ہے .

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَـٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَـٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَـٰذَا رَبِّي هَـٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٧٨﴾

پھر جب ان پر رات نے اندھیرا کر دیا تو انہوں نے (ایک) ستارہ دیکھا (تو) کہا: (کیا تمہارے خیال میں) یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو (اپنی قوم کو سنا کر) کہنے لگے: میں ڈوب جانے والوں کو پسند نہیں کرتا، (76) پھر جب چاند کو چمکتے دیکھا (تو) کہا: (کیا تمہارے خیال میں) یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ (بھی) غائب ہوگیا تو (اپنی قوم کو سنا کر) کہنے لگے: اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ فرماتا تو میں بھی ضرور (تمہاری طرح) گمراہوں کی قوم میں سے ہو جاتا، (77) پھر جب سورج کو چمکتے دیکھا (تو) کہا: (کیا اب تمہارے خیال میں) یہ میرا رب ہے (کیونکہ) یہ سب سے بڑا ہے؟ پھر جب وہ (بھی) چھپ گیا تو بول اٹھے: اے لوگو! میں ان (سب چیزوں) سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک گردانتے ہو، (۷۸)

اب میری آخری دلیل اس ہی سورہ کی آیت ۸۳ ہے . جس میں اللہ نے یہ دلیل حضرت ابراہیم کو سکھائی جس سے میری بات کی تائید ہوتی ہے کہ یہ مکالمہ حضرت ابراہیم اور ان کی قوم کے درمیان تھا .

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾

اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں بے شک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے (۸۳)

اس لیے حضرت ابراہیم نے کبھی شرک نہیں کیا تھا اور نہ وہ شرک کرنے والے تھے .

☆☆☆☆☆